رفاقت علی شاہد

ڈاکٹر نیّر مسعود کی تصانیف و تالیفات: ایک کتابیات

ڈاکٹر نیر مسعود نہ صرف ایک نام وَر عالم اور محقق کے فرزند ہیں، بل کہ خود بھی ایک نام وَر محقق، مترجم اور افسانہ نگار ہیں۔ اپنے والد کی طرح وہ بھی صحیح معنوں میں عالم ہیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ جنھیں صحیح معنوں میں عالم کہا اور سمجھا جاتا ہے، وہ اپنے نام اور کام کی نمود و نمائش اور شہرت سے عام طور پر سروکار نہیں رکھتے، ورنہ آج کے دور میں (دیکھا جائے تو آج کی تخصیص بھی درست نہیں، گذشتہ ایک صدی کا عرصہ کہنا چاہیے) نام نہاد ''علما''، ''محققین'' اور ''نقاد'' حضرات خود اپنے فن اور حیات پر کتابیں لکھوا کر اور مرتب کرا کے خود چھاپتے ہیں، تاکہ کسی بہانے اُن کی شہرت ہو سکے۔

بہرحال، عرض یہ کرنی ہے کہ اب تک ڈاکٹر نیر مسعود کی کوئی ڈھنگ کی کتابیات بھی نہیں بن سکی؛ اَور تو اور، اپنے تحقیقی اور تخلیقی کاموں کی مکمل فہرست اُن کے پاس بھی غالباً موجود نہیں۔ میں نے کچھ عرصہ قبل اُن کی تصانیف و تالیفات کی فہرست اُن کے ہاں سے اور پاکستان میں اُن کے قریبی حلقوں سے منگانا چاہی تو مجھے کام یابی نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی جملہ تحریروں تک رسائی میں بے پناہ مشکلات حائل ہیں۔ میں نے اپنی سی کوشش کر کے نیر مسعود صاحب کی تحریروں کی ایک کتابیات ترتیب دینے کی سعی کی ہے۔ موجودہ صورت میں یہ کتابیات صرف اُن کی کتابوں تک محدود ہے۔ اسے ڈاکٹر نیر مسعود کی مکمل کتابیات کی پہلی قسط سمجھنا چاہیے۔

اس فہرست کے پہلے حصے میں ڈاکٹر نیر مسعود صاحب کی تصانیف و تالیفات کی مشرح فہرست ہے، پھر اُن کی تحریروں کی تراجم کی تفصیل ہے۔ ہر کتاب کے ساتھ ضروری وضاحتیں بھی کر دی گئی ہیں، سوائے ان کتابوں کے جن تک میری رسائی براہِ راست نہیں ہو سکی۔ اس فہرست کی تیاری میں محترم انتظار حسین، برادرم رفیق احمد نقش، برادرِ عزیز محمود الحسن، پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے برادرم ہارون عثمانی، فکشن ہاؤس کے ظہور احمد خاں اور کوآپرا ئبک شاپ اینڈ آرٹ گیلری کے راحت صاحب کا تعاون شامل

رہا ہے۔ اس کے لیے میں اِن سب حضرات اور کتب خانے کا شکر گذار ہوں۔

پہلا حِصّہ: تصانیف

(ا) تحقیق

ا۔ رجب علی بیگ سُرور: حیات اور کارنامے:

یہ ڈاکٹر نیر مسعود کا ڈی فِل یا ڈاکٹریٹ کی سَن د کے لیے لکھا جانے والا تحقیقی مقالہ ہے۔ یہ اب تک ایک ہی بار ۱۹۶۷ء میں شعبۂ اُردو، الٰہ آباد یونیورسٹی، الٰہ آباد سے شائع ہوا تھا۔ ۲۲x۱۴ س م سائز پر چھپنے والی اس کتاب کی ضخامت ۲۴۴ صفحات مجلّد ہے۔ اس کا ''ابتدائیہ'' (ص ۷ تا ۱۰) مصنّف کا تحریر کردہ ہے جس میں اُنھوں نے تسویدِ مقالہ کی روداد قلم بند کی ہے۔ اس کے بعد سیّد احتشام حسین کا ''پیش لفظ'' (ص ۱۱ تا ۱۶) ہے۔ اُن کا یہ ''پیش لفظ'' صدر شعبۂ اُردو کے طور پر ہے۔ مقالے کی تسوید کے دوران ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر مسیح الزماں اپنی خدمات سے سبک دوش ہو گئے اور اُن کی جگہ سیّد احتشام حسین، الٰہ آباد یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اُردو ہوئے، اور یہ مقالہ چوں کہ شعبۂ اُردو، الٰہ آباد یونیورسٹی کی جانب سے شائع ہوا تھا، اس لیے بطور ناشر، صدر شعبۂ اُردو کا ''پیش لفظ'' اس میں شامل ہوا۔ مقالے کے آخر میں ۲۰۳ مآخذ کی فہرست اور دس صفحات پر مشتمل اشاریۂ اسما بھی ہے۔ کتاب کے آخری دو صفحات میں اُن معلومات کا ''اضافہ'' ہے جو تکمیلِ مقالہ کے بعد مصنّف کو حاصل ہوئیں۔

ڈاکٹر نیر مسعود نے اس کے دیباچے میں واضح کیا ہے کہ اُنھوں نے اس موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھنے کے لیے کام کا آغاز نومبر ۱۹۵۹ء میں کیا اور اس کی تکمیل ۱۹۶۴ء کے اواخر میں ہوئی۔ اس تحقیقی مقالے کے لیے اُن کے نگران شعبۂ اُردو، الٰہ آباد یونیورسٹی کے اُستاد اور صدر شعبہ ڈاکٹر مسیح الزماں تھے۔ یاد رہے کہ وہ ڈاکٹر نیر مسعود کے بہنوئی بھی تھے۔ اُنھوں نے ڈاکٹر نیر مسعود کے ساتھ عام طالب علم کا سا برتاؤ رکھا اور مکمل تسلی ہونے کے بعد پانچ سال کے عرصے میں اُن کا تحقیقی مقالہ مکمل کرایا۔ ماہرین اور محققین نے ڈاکٹر نیر مسعود کے اس تحقیقی مقالے کو صفِ اوّل کے اُن چند سَندی مقالوں میں شامل کیا ہے جنھیں تحقیق کا اعلا نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ عابد سہیل کے مطابق مقالے کی تکمیل کے بعد اسے اپنے دور کے نام ور علما نے دیکھا تو اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ اس تعریف پر اُن کے والد سیّد مسعود حسن رضوی ادیب بڑی

طمانیت اور خوشی محسوس کرتے تھے [''پروفیسر نیر مسعود: ادیب اور دانش ور''، ص ۵۳]

کتاب کے سرورق پر درج ہے: ''سلسلۂ اشاعت الٰہ آباد یونیورسٹی میگزین اور اعانتِ طلبہ سیرز''[۱]۔ پروفیسر احتشام حسین نے اپنے پیش لفظ میں واضح کیا ہے کہ ''الٰہ آباد یونیورسٹی میگزین'' کے لیے طلبہ کا جو فنڈ جمع ہوتا تھا، اُس میں سے کچھ رقم پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالات کی اشاعت کے لیے مختص کی گئی۔ شعبۂ اُردو کے حصے میں دو ہزار روپے کا فنڈ آیا جس سے یہ مقالہ چھاپا اور شائع کیا گیا۔ یوں شعبۂ اُردو، الٰہ آباد یونورسٹی کے تحت شائع ہونے والی یہ پہلی کتاب تھی۔ اس سے اس مقالے کا تحقیقی پایہ اور اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اس مقالے کو مکمل ہوئے پچاس سال ہو چلے ہیں لیکن اس کا استنادی اور تحقیقی پایہ آج بھی مسلّم ہے۔ نصف صدی کے اس طویل عرصے میں رجب علی بیگ سُرورؔ کی حیات اور فن پر اس سے بہتر تحقیقی و تنقیدی مقالہ اب تک سامنے نہیں آ سکا۔ مصنف کی نظرِ ثانی کے بعد یہ اہم تحقیقی مقالہ اشاعتِ ثانی کے لیے تیار ہے۔ اس کی دوسری اشاعت شہرزاد، کراچی سے متوقع ہے۔

۲۔ مرثیہ خوانی کا فن:

اپنے موضوع پر اُردو کی یہ پہلی تحقیقی تصنیف اب تک تین مرتبہ شائع ہو چکی ہے، بہ تفصیلِ ذیل:

(۱) لاہور، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی؛ مئی ۱۹۷۹ء؛ ۸+۱۵۰ صفحات؛ ۲۲×۱۴ س م، مجلّد (سلسلۂ مطبوعات ۱۰۵)۔ آخر میں ۹۷ ''ماخذوں کی فہرست'' اور حواشی شامل ہیں لیکن مصنف یا کسی اور کا کوئی دیباچہ وغیرہ شامل نہیں اور نہ اشاریہ موجود ہے۔

(۲) لکھنؤ، اُتر پردیش اُردو اکادمی؛ ''پہلا ایڈیشن''، ۱۹۹۰ء؛ ۱۶۴ صفحات؛ ۲۲×۱۴ س م، غیر مجلّد۔ اس میں ناشر کا ''پیش لفظ''، مصنف کا ''ابتدائیہ'' اور آخر میں ۱۱ صفحات پر مشتمل ''اشاریہ'' بھی شامل ہے۔ اس پر ''پہلا ایڈیشن'' لکھا ہونے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف نے کتاب کا مسودہ اشاعت کے لیے بیک وقت لاہور بھیجا اور لکھنؤ میں دیا، لیکن لاہور سے کتاب پہلے شائع ہو گئی، اس لیے اب لاہور کی اشاعت ہی اس کتاب کی پہلی اشاعت کہلائے گی۔

(۳) آج کی کتابیں، کراچی؛ دوسری پاکستانی اشاعت، ۲۰۰۵ء؛ ۱۴۳+۱ صفحات؛ ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔ آخر میں ''ماخذوں کی فہرست''، حواشی اور اسما و کتب کا ''اشاریہ'' شامل ہے۔

کتاب میں تین ضمیمے بھی شامل ہیں۔اُن میں سے پہلے ضمیمے میں سیّد یوسف حسین شائق فرزندِ میر محمد عارف کے مضمون''مرثیہ خوانی میں میر انیسؔ کا مقام'' اور ضمیمۂ دوم میں سیّد جعفر طاہر کے مضمون''میر انیسؔ کی شاعری'' سے اقتباسات درج کیے گئے ہیں جو میر انیسؔ کی مرثیہ خوانی کی تفصیلات پر مشتمل ہیں۔تیسرے ضمیمے میں سیّد مہدی حسین مرثیہ خوان کی مختصر کتاب'' قاعدۂ تحت لفظ خوانی''(مطبوعہ ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء) کا متن نقل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اصل میں ڈاکٹر نیر مسعود کی قابلِ فخر تصنیف''انیس (سوانح)'' کا ایک باب تھا جو پھیل کر ایک کتاب کی شکل اختیار کر گیا، چناں چہ اُنھوں نے اسے علاحدہ کتابی شکل دی اور اس کے ضروری مباحث اصل کتاب میں شامل کر لیے۔یوں اپنے موضوع پر اُردو کی یہ اہم ترین تصنیف وجود میں آئی[''انیسؔ (سوانح)''،ابتدائیہ،ص س ع]۔

اس کتاب کا ابتدائی روپ وہ تفصیلی مضمون ہے جو اسی عنوان سے مرثیوں پر مضامین کے مجموعے ''اُردو مرثیہ''،مرتبۂ ڈاکٹر شارب ردولوی(اُردو اکادمی، دہلی، مطبوعہ ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۳ء) کے ص ۲۲۷ تا ۲۴۵ میں شامل ہے۔اس کتاب میں مصنّف نے مرثیہ خوانی کے آداب کی وضاحت کی ہے اور معروف مرثیہ نگاروں اور مرثیہ گویوں کی مرثیہ خوانی کی مثالیں پیش کی ہیں۔

۳۔ یگانہؔ:احوال وآثار:

مرزا واجد علی یاسؔ و یگانہؔ چنگیزی سے متعلّق مضامین کا یہ مجموعہ ۱۹۹۱ء میں انجمنِ ترقّیِ اُردو ہند، نئی دہلی سے شائع ہوا، ضخامت ۱۱۲ + ۱۸ صفحات، سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔اس میں درجِ ذیل تحقیقی مضامین شامل ہیں:

۱۔یگانہؔ بحوالۂ ادیب،۲۔یگانہؔ کے معرکے،۳۔یگانہؔ کی چند غیر معروف تحریریں،۴۔یگانہؔ اور تنقیدِ کلامِ عزیزؔ،۵۔تصنیفاتِ مرزا یگانہؔ۔اس کے علاوہ''یگانہؔ کی تصنیفوں کے سرورق'' اور یگانہؔ کا منتخب کلام بھی شاملِ کتاب ہے۔یگانہؔ شناسی میں یہ کتاب اپنے موضوعات اور مواد کی اہمیّت کی بنا پر نظرانداز نہیں کی جا سکے گی۔

۴۔ معرکۂ انیسؔ ودبیرؔ:

یہ کتاب ایک ہی بار کراچی سے محمدی ایجوکیشن اینڈ پبلی کیشن سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی؛ ضخامت ۶۰ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔مشمولات کی تفصیل اس طرح ہے:

تمہید،۱۔معرکے کا پس منظر،۲۔انیسؔ و دبیرؔ کا جوابی کلام ،۳۔معرکے میں انیسؔ دبیرؔ کے شخصی رویے،۴۔انیسیے ، دبیریے،۵۔شعری معرکہ((ا) سلام''...زمینوں کو'' کا معرکہ (ب) اشعار (ج) واجد علی شاہ کا سلام)،٦۔معرکے کی سنگینی اور دیرپائی،۷۔کتابی معرکہ: (ا)''تنقیدِ آبِ حیات'': میر محمد رضا (ظہیر)۔(ب)''ردِّ واقعاتِ انیسؔ'': سردار میرزا۔(ج)''حیاتِ دبیرؔ پر ایک نظر'': سید حسین رضوی (شریف) میرٹھی۔(د)''تنبیہ'': قاضی فقیر علی عاقلؔ ایوبی انصاری۔(ہ)''میر مونسؔ اور حیاتِ دبیرؔ'':

سید محمد عبدالرسول شاکیؔ۔(و)''شکوۂ شاکیؔ'': سید سرفراز حسین رضوی خبیرؔ لکھنوی۔(ز) ''موازنۂ انیسؔ و دبیرؔ'': شبلی نعمانی ۔(ح) ''تردیدِ موازنہ'': شیخ محمد جان عروجؔ فیض آبادی / نوشتۂ حسن رضا۔ (ط)''ردّالموازنہ'': میر افضل علی ضوؔ۔(ی)''حیاتِ دبیرؔ'': سید افضل حسین رضوی ثابتؔ لکھنوی (ک)''المیز ان'': سیّد نظیر الحسن رضوی فوقؔ مہابنی۔(ل) جوابِ موازنہ:: سید ذوالفقار حسین جون پوری۔

آخر میں ۱۰۱''ماخذوں کی فہرست'' اور اسماو کتب و مطابع کا''اشاریہ'' بھی ہے۔

یہ کتاب بھی اصلاً''انیسؔ (سوانح)'' کا ایک طویل باب تھا جسے علاحدہ کتابی شکل دے دی گئی اور اس کے ضروری مباحث اصل کتاب میں شامل کر لیے گئے۔اسی عنوان سے ڈاکٹر نیر مسعود کا ایک مضمون ستمبر ۱۹۷۷ء میں''کتاب نما''، دہلی کے''مرزا دبیر نمبر'' میں شائع ہوا۔اُس مختصر مضمون کو اِس کتاب کا نقطۂ آغاز سمجھنا چاہیے۔

۵۔ انیسؔ (سوانح) :

یہ کتاب اب تک دو مرتبہ شائع ہوئی ہے۔اس کی پہلی اشاعت نئی دہلی سے ۲۰۰۲ء میں سرکاری ادارے قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان سے ہوئی۔اس کی دوسری اشاعت اور پہلی پاکستانی اشاعت کراچی سے ۲۰۰۵ء میں'' آج کی کتابیں'' کے اہتمام سے ہوئی؛ ضخامت ۱٦+ ٦۸ ۳ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴س م، مجلّد۔مصنف نے کتاب بارہ ابواب میں تحریر کی ہے۔شروع میں مصنّف کا''ابتدائیہ'' اور آخر میں ۴۰۲''ماخذوں کی فہرست'' اور ۲۰ صفحات پر مشتمل اسما کا''اشاریہ'' ہے۔ابواب کی تفصیل یہ ہے:

۱۔پہلا باب: فیض آباد، خلیق،۲۔دوسرا باب: انیسؔ، فیض آباد،۳۔تیسرا باب: لکھنؤ،۴۔چوتھا

باب: انیس باشندۂ لکھنؤ، ۵۔ پانچواں باب: انیس عہدِ امجد علی شاہ میں، ۶۔ چھٹا باب: عہدِ واجد علی شاہ میں، ۷۔ ساتواں باب: انتزاعِ سلطنتِ اَوَدھ، آشوب ۱۸۵۷ء، ۸۔ آٹھواں باب: انگریزی عہد میں، ۹۔ نواں باب: راجا بازار کی سکونت، ۱۰۔ دسواں باب: انیس آخری قیام گاہ، ۱۱۔ گیارھواں باب: زندگی کے آخری سال، ۱۲۔ بارھواں باب: بیماریاں، مرضِ موت، وفات۔

مصنف کے مطابق ۱۹۷۴ء میں انیس صدی کمیٹی، دہلی نے میر انیس کی مفصل سوانح لکھانے کا کام مصنف کے والد سید مسعود حسن رضوی ادیب کے ذمے لگانا چاہا لیکن ۱۹۷۵ء میں اُن کی وفات کے بعد یہ ذمے داری مصنف کو سونپی گئی جنھوں نے ۲۵ سال کی محنت کے بعد کتاب کا مسودہ تیار کیا۔ کتاب کی ضخامت محدود رکھنے کے لیے اُنھوں نے کتاب کے دو ضخیم ابواب علاحدہ کر کے اضافوں کے ساتھ "مرثیہ خوانی کا فن" اور "معرکۂ انیس و دبیر" کے نام سے علاحدہ کتابی صورت میں چھپوا دیے۔

اب تک کی تحقیقات اور معلومات کے مطابق میر انیس جیسے عظیم شاعر پر اس سے بہتر تحقیقی کتاب نہیں لکھی گئی۔

ماخذوں کی فہرست اور عرصۂ تکمیل کے پیشِ نظر مصنف کی محنت، لگن اور دیدہ ریزی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر نیر مسعود کی یہ تصنیف اور "رجب علی بیگ سُرور" عہد ساز کہلانے کی مستحق ہیں۔

۶۔ میر انیس :

یہ کتاب اسلام آباد سے مقتدرہ قومی زبان کے زیرِ اہتمام ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی؛ ضخامت ۱۶۵ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلد۔ یہ مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد کے "سلسلۂ مطبوعات: مشاہیرِ اُردو" کے تحت شائع کی گئی اور مطبوعاتِ مقتدرہ کی ۵۲۵ ویں کتاب ہے۔

مصنف نے اپنے "ابتدائیہ" میں واضح کیا ہے کہ یہ کتاب اصل میں اُن کی تفصیلی تحقیقی کتاب "انیس (سوانح)" کی تلخیص ہے جو عام قارئین کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب میں تحقیقی مباحث حذف کر کے صرف نتائج شامل کیے گئے ہیں اور اسے اس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے کہ عام قاری کے سامنے میر انیس کی سوانح کا مستند نقشہ اُبھر آتا ہے۔ آخر میں ۱۴۱ ماخذ کی "کتابیات" شامل ہے۔ اس کے ابواب کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ پہلا باب: ''۱'' انیس: مرثیہ خواں، (۲) انیس: تخلص، ۲۔ دوسرا باب: فیض آباد

(ولادت ربچپن، اساتذہ، وغیرہ)، ۳۔ تیسرا باب: لکھنؤ (لکھنؤ میں میر انیس کی ابتدائی مرثیہ خوانی، وغیرہ)، ۴۔ چوتھا باب: امجد علی شاہ کا عہد (لکھنؤ منتقلی، وغیرہ و خلیق کی وفات)، ۵۔ پانچواں باب: عہدِ واجد علی شاہ (انیس اور واجد علی شاہ، وغیرہ)، ۶۔ چھٹا باب: انتزاعِ سلطنتِ اَوَدھ ۱۸۵۶ء۔ آشوب ۱۸۵۷ء، ۷۔ ساتواں باب: آشوب اور انیس (فرزند کی اسیری، بیٹی کی وفات، وغیرہ، ۸۔ آٹھواں باب: انگریزی عہد میں، ۹۔ نواں باب: راجا بازار کی سکونت، مرثیوں کی چوری، وغیرہ، ۱۰۔ دسواں باب: انیس آخری قیام گاہ (چوب داری محلّہ)، ۱۱۔ گیارھواں باب: زندگی کے آخری سال، ۱۲۔ بارھواں باب: بیماریاں، مرضِ موت، وفات۔

(ب) تنقید

۷۔ منتخب مضامین:

یہ کتاب کراچی سے '' آج کی کتابیں'' کے زیرِ اہتمام ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی؛ ضخامت ۴۵۴+۲صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔ آخر میں اُن '' مآخذ'' کی فہرست بھی ہے جہاں سے یہ مضامین حاصل کیے گئے۔ اس کتاب میں ڈاکٹر نیر مسعود کے مضامین، ایک مکالمہ اور ایک تقریر شامل ہے۔ ان میں پانچ مضامین تحقیقی، چار تعارفی، چھ تنقیدی، دو تبصراتی یا تجزیاتی، چار شخصیاتی نوعیت کے

ہیں۔ ان کے علاوہ ایک سفر نامہ ہے، پھر مصاحبہ اور سرسوتی سمان کا اعزاز ملنے پر کی گئی مصنف کی تقریر ہے۔ اِن میں سے ایک مضمون میں پانچ اہم تحریروں کو مرتب کیا گیا ہے۔ یہ سب تحریریں مجلّہ '' آج'' کے مدیر اجمل کمال نے جمع کر کے کتاب ترتیب دی ہے۔ کتاب کے مشمولات کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ لکھنؤ کا عروج و زوال، ۲۔ واجد علی شاہ اختر، ۳۔ میر ببر علی انیس، ۴۔ میر کا مسکن اور مدفن، ۵۔ ''ذکرِ میر'' کا بین السطور، ۶۔ میر اور خانِ آرزو، ۷۔ رجب علی بیگ سرور کے نثری اسالیب، ۸۔ ''توبۃ النصوح'' منظوم، ۹۔ اکبر کی علامت سازی، ۱۰۔ خوف ناک دنیا، ۱۱۔ خواہش زدہ تحقیق، ۱۲۔ ''فسانۂ عجائب'' مرتبۂ رشید حسن خاں، ۱۳۔ ناول کی روایتی تنقید، ۱۴۔ خان چاچا، ۱۵۔ الٰہ آباد (بہ حوالۂ ادیب)، ۱۶۔ سید مسعود حسن رضوی ادیب کی اَدبی زندگی، ۱۷۔ ادبستان، ۱۸۔ زعفرجن (تجزیہ مرثیہ)، ۱۹۔ نئی اُردو

شاعری میں مسلم معاشرہ، ۲۰۔ گم شدہ تحریریں، ۲۱۔ سید رفیق حسین، ۲۲۔ فارسی کہانی: ایک مختصر تعارف، ۲۳۔ خنک شہر ایران، ۲۴۔ ساگری سین گپتا: نیر مسعود سے ایک گفت گو، ۲۵۔ ایک تقریر۔

۸۔ افسانے کی تلاش:

اُردو افسانے کے مطالعے و تجزیاتی پر مشتمل مضامین کا یہ مجموعہ جون ۲۰۱۱ء میں شہرزاد، کراچی سے شائع ہوا؛ ضخامت ۱۶۸ صفحات: سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلد۔ کتاب میں درج ذیل مضامین شامل ہیں:

ا۔ ''پی کہاں''، ۲۔ ''میلہ گھومنی'' پر ایک نظر، ۳۔ ''لہو کے پھول''، ۴۔ افسانے کی تلاش (ایک سوال نامے کے جواب)، ۵۔ تخلیقی عمل، ۶۔ تقسیم اور اُردو افسانہ، ۷۔ آزادی کے بعد اُردو افسانہ: رجحانات اور مسائل، ۸۔ اُردو افسانے کا نیا منظر نامہ، ۹۔ عزیز احمد کے تاریخی افسانے (اوّل)، ۱۰۔ عزیز احمد کے تاریخی افسانے (دوم)، ۱۱۔ گم شدہ تحریریں، ۱۲۔ ضمیر الدین احمد کے افسانے، ۱۳۔ سید رفیق حسین ۱۴۔ سید رفیق حسین: کچھ تحقیقی مباحث، ۱۵۔ ناول کی روایتی تنقید۔

(ج) افسانے

۹۔ سیمیا:

نیر مسعود کے افسانوں کا پہلا مجموعہ۔ اس کی اب تک تین اشاعتیں منظر، عام پر آ چکی ہیں۔ پہلی بار یہ مجموعہ اُن کے اپنے دارے'' ادبستان: دین دیال روڈ، لکھنؤ سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا؛ مطبوعہ نشاط پریس، ٹانڈہ: ضخامت ۲۳۲ صفحات: سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلد؛ تقسیم کار: نصرت پبلشرز، لکھنؤ۔ دوسری بار بھی لکھنؤ سے ۱۹۸۷ء میں اس کی اشاعت ہوئی، ضخامت ۲۳۴ صفحات؛ تیسری بار یہ مجموعہ سلیم و ریاض کے اہتمام سے ۱۹۸۷ء ہی میں قوسین، لاہور سے شائع ہوا، ضخامت ۲۳۲ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م مجلد۔ اس کتاب میں مقدمے کے علاوہ درج ذیل پانچ افسانے شامل ہیں:

ا۔ اوجھل، ۲۔ نصرت، ۳۔ مار گیر، ۴۔ سیمیا، ۵۔ مسکن۔ شہنشاہ مرزا نے اس مجموعے میں شامل افسانوں کی پہلی پہلی تاریخ ہائے اشاعت اپنے مضمون ''نیر مسعود کے افسانے'(مشمولہ: ''تنقیدی تجزیے''، لکھنؤ، ۱۹۸۴ء) میں درج کی ہے جو درج ذیل ہیں:

''نصرت'' (جولائی ۱۹۷۱ء)، ''سیمیا'' (حصّہ اوّل: ۱۹۸۷۲ء؛ حصّہ دوم: ۱۹۸۲ء)، ''مار گیر'' (۱۹۷۸ء)، ''اوجھل'' (۱۹۸۰ء)، ''مسکن'' (۱۹۸۳ء)۔

۱۰۔ عطرِ کافور :

نیر مسعود کے افسانوں کا دوسرا مجموعہ۔ یہ بھی اب تک تین مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ پہلی بار اُن کے اپنے ادارے ادبستان، لکھنؤ سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی؛ ضخامت ۱۹۲ صفحات؛ سائز ۲۲x۱۴ س م، مجلّد مع گرد پوش۔ دوسری بار بھی لکھنؤ سے ۱۹۹۲ء میں اور تیسری بار آج کی کتابیں، کراچی کے اہتمام سے ۱۹۹۹ء میں بسلسلۂ ''کتب خانہ''؛ ضخامت ۱۶۲+۲ صفحات؛ سائز ۲۲x۱۴ س م، غیر مجلّد۔ اس مجموعے میں درجِ ذیل سات افسانے شامل ہیں:

۱۔ مراسلہ، ۲۔ جانوس، ۳۔ سلطان مظفر کا واقعہ نویس، ۴۔ جرگہ، ۵۔ وقفہ، ۶۔ عطرِ کافور، ۷۔ ساسانِ پنجم۔ ان میں سے ''جانوس'' کا سالِ اشاعت شہنشاہ مرزا (ایضاً) نے ۱۹۸۰ء تحریر کیا ہے۔

۱۱۔ طاؤس چمن کی مینا :

نیر مسعود کے افسانوں کا تیسرا مجموعہ۔ یہ اب تک دو مرتبہ شائع ہوا ہے۔ پہلی بار یہ کراچی سے ''آج کی کتابیں'' کے اہتمام سے ''کتب خانہ'' کے سلسلے کے تحت ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا؛ ضخامت ۲۳۶ + ۴ صفحات؛ سائز ۲۱x۱۴ س م، غیر مجلّد۔ دوسری بار یہ مجموعہ لکھنؤ سے ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا، ضخامت ۲۲۴ صفحات۔ اس میں درج ذیل دس افسانے شامل ہیں:

۱۔ بائی کے ماتم دار، ۲۔ اہرام کا میرِ محاسب، ۳۔ نوش دارو، ۴۔ مُدبہ، ۵۔ رے خاندان کے آثار، ۶۔ تحویل، ۷۔ بَن بست، ۸۔ طاؤس چمن کی مینا، ۹۔ اکلٹ میوزیم، ۱۰۔ شیشہ گھاٹ۔

۱۲۔ گنجفہ :

نیر مسعو کا چوتھا افسانوی مجموعہ۔ یہ اب تک ایک ہی بار ۲۰۰۸ء میں شہرزاد، کرچی سے شائع ہوا: ضخامت ۲۲۸ صفحات؛ سائز ۲۲x۱۴ س م، مجلّد۔ اس میں درج ذیل گیارہ افسانے شامل ہیں:

۱۔ گنجفہ، ۲۔ بڑا کوڑا گھر، ۳۔ بادنما، ۴۔ علام اور بیٹا، ۵۔ جانشین، ۶۔ پاک ناموں والا پتھر، ۷۔ دستِ شفا، ۸۔ کتاب دار، ۹۔ مسکینوں کا احاطہ، ۱۰۔ دُنبالہ گرد، ۱۱۔ آزادیان۔

(د) خاکے

۱۳۔ ادبستان (شخصی خاکے) :

نیر مسعود کے شخصی خاکوں کا واحد مجموعہ شہرزاد، کراچی سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا؛ ضخامت ۱۳۶

صفحات اور سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔ اس مجموعے میں درج ذیل خاکے شامل ہیں:

۱۔ رشید حسن خاں، ۲۔ ڈاکٹر کیسری کشور، ۳۔ شہنشاہ مرزا، ۴۔ احتشام صاحب، ۵۔ احتشام صاحب (شخصیت کے چند پہلو)، ۶۔ صباح الدّین عمر، ۷۔ محمود ایاز، ۸۔ شمس الرحمٰن فاروقی، ۹۔ ادیبؔ کی ادبی شخصیت، ۱۰۔ اَدبستان، ۱۱۔ چراغِ صبح (ادیبؔ کی آخری علالت)، ۱۲۔ عرفان صدّیقی۔ کتاب کے شروع میں مصنف کی ''معذرت'' ہے جس میں اُنھوں نے واضح کیا ہے کہ یہ خاکے بجنسہٖ پیش کیے جا رہے ہیں، ان میں سے بعض میں اضافوں کی گنجائش موجود تھی لیکن فالج کی وجہ سے معذوری کے باعث اب ان پر نظرِ ثانی کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ یہ معذرت نامہ فروری ۲۰۰۵ء کا محررہ ہے۔

(ہ) غالبیات

۱۴۔ تعبیرِ غالبؔ :

یہ کتاب ایک ہی بار ۱۹۷۳ء میں ڈاکٹر نیر مسعود کے والد مسعود حسن رضوی ادیبؔ کے ادارے کتاب نگر، لکھنؤ سے شائع ہوئی، ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ اس کے مشمولات درج ذیل ہیں (بحوالہ: ''غالبؔ ببلو گرافی'' از ڈاکٹر محمد انصار اللہ؛ دہلی، غالبؔ انسٹی ٹیوٹ، ۱۹۹۸ء، ص ۱۴۶):

۱۔ تفہیمِ غالبؔ پر ایک گفت گو، ۲۔ فکرِ غالبؔ، ۳۔ غالبؔ اور مرزا رجب علی بیگ سرورؔ، ۴۔ ''قاطع برہان''، ۵۔ عرفیؔ کا ایک شعر اور غالبؔ کی تشریح، ۶۔ تعبیرِ غالبؔ۔

ڈاکٹر نیرّ مسعود نے واضح کیا ہے کہ اُنھوں نے غور و فکر کر کے وقتاً فوقتاً غالبؔ کے جن شعروں کی شرح لکھ کر شائع کرائی، اس کتاب میں وہی تشریحات جمع کی گئی ہیں۔ یہ کُل بیس شعروں کی تشریحات ہیں (''ادبستان''، ص ۴۵)۔ اس کتاب کی دوسری اشاعت شہرزاد، کراچی سے متوقع ہے۔

(و) بچوں کا ادب

۱۵۔ سوتا جاگتا :

''الف لیلہٰ'' کے شہرزاد کی کہانی نیر مسعود صاحب نے بچوں کے لیے ڈرامے کے طور پر تحریر کی۔ اس کی واحد اشاعت لکھنؤ کے سرکاری ادارے اُتر پردیش اُردو اکادمی سے ۱۹۸۵ء میں ہوئی، سائز ۲۴×۱۸ س م، غیر مجلّد۔

(ز) مرتبات

۱۶۔ دولھا صاحب عروجؔ :

یہ کتاب اُردو پبلشرز، نظیر آباد، لکھنؤ سے ایک ہی بار نومبر ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی؛ ناشر: مرزا امیر علی جون پوری؛ ضخامت ۱۶۸ صفحات؛ سائز ۲۳×۱۸ س م، مجلّد۔

سیّد خورشید حسن عرف دولھا صاحب عروجؔ؛ میر انیسؔ کے پوتے اور میر نفیسؔ کے بیٹے تھے۔ لکھنؤ کی آخری بہار کے مرثیہ نگار اور مرثیہ خواں تھے۔ ان سے متعلق کچھ قلمی اور غیر مطبوعہ تحریریں کتاب خانۂ ادیبؔ (مسعود حسن رضوی ادیبؔ) میں موجود تھیں جنھیں اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ مشمولات کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ ''سوانح عمری عروجؔ'': از سیّد حسن رضا عرف جھمّن صاحب، ۲۔ ''مکتوب دولھا صاحب عروجؔ''، ۳۔ ''مکتوب دولھا صاحب عروجؔ''، بنام سیّد علی حامد حامدؔ جون پوری (بسلسلۂ تالیفِ تذکرۂ مرثیہ گویانِ اُردو)، ۴۔ اقتباسات ''عروجِ اُردو'': از دولھا صاحب عروجؔ، ۵۔ ''دولھا صاحب (ایک شاگرد کی یادیں)'': اقبال بہادر ترکمان شاگردِ عروجؔ کے ساتھ گفت گو۔

ان کے علاوہ مرتّب ڈاکٹر نیر مسعود کا ''مقدمہ'' اور حواشی پر مشتمل ''ضمیمے'' بھی شاملِ کتاب ہیں۔ آخر میں مقدمے اور حواشی میں استعمال کی گئی ۴۸ کتب کی فہرستِ ''مآخذ'' چھ صفحات پر مشتمل ''اشاریہ'' اسا بھی موجود ہے۔

مرتّب نے اپنے مقدمے میں اعتراف کیا ہے کہ ''اس ترتیب میں تدوینِ متن کے تحقیقی اُصولوں کا زیادہ لحاظ نہیں کیا گیا ہے''، کیوں کہ: ''موجودہ متن کو تحقیقی سے زیادہ تعارفی نوعیت کا رکھنا مقصود تھا'' (ص ۱۸)۔ اس کے باوجود یہ واضح ہے کہ اس کتاب کا مواد عروجؔ کے معاصر مآخذ پر مشتمل ہے۔ گویا خاندانِ انیسؔ اور خصوصاً دولھا صاحب عروجؔ کے حالات و فن کے سلسلے میں یہ کتاب ایسے اہم مواد پر مشتمل ہے جسے نظر انداز کیا جانا ممکن نہیں۔

۱۷۔ دیوانِ فارسی میرؔ (نسخۂ رضوی) :

اس کی اشاعت علاحدہ کتابی صورت میں نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر نیر مسعود کی یہ ترتیب مجلّہ ''نقوش''، لاہور کے میر تقی میر نمبر۳'' میں شائع ہوئی۔ یہ ''نقوش'' کا ۱۳۱واں شمارہ بابت اگست ۱۹۸۳ء ہے۔ اس شمارے میں ڈاکٹر نیر مسعود کی یہ ترتیب ص ۳۵ تا ۲۷۳ پر مشتمل ہے؛ سائز ۲۴×۱۸ س م، مجلّد۔

دیوان سے پہلے مرتّب کا ''ابتدائیہ'' ہے۔ جس میں اُنھوں نے واضح کیا ہے کہ یہ ترتیب دیوانِ میر فارسی کے نسخۂ مسعود حسن رضوی ادیبؔ، نسخۂ رضا لائبریری، رام پور اور جزوی طور پر نسخۂ ادارۂ ادبیاتِ اُردو، دکن کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ اُنھوں نے مزید بتایا کہ وہ اپنی ترتیب محض نسخۂ ادیبؔ سے تیار کرتے لیکن ڈاکٹر نثار احمد فاروقی نے اُنھیں اپنا مرتبہ نسخہ بھی مدد کے لیے دے دیا جو اُنھوں نے نسخۂ رام پور اور جزوی طور پر نسخۂ ادبیات کی مدد سے تیار کیا تھا۔ یوں مرتب کے بقول: دیوانِ میرؔ فارسی کی اس: ''ترتیب میں ڈاکٹر نثار احمد فاروقی کو بھی شریک سمجھنا چاہیے۔'' (''ابتدائیہ''، ص۴۰)۔

دیوان کے بعد تین ضمیمے بھی شامل ہیں۔ ان میں سے پہلا ضمیمہ ''میرؔ کے ہم مضمون فارسی اُردو شعر، منتخب کردہ مسعود حسن رضوی ادیبؔ'' پر مشتمل ہے، جب کہ ''اشاریۂ اشعار'' اور ''فرہنگ'' کے ضمیمے خود مرتب کے تیار کردہ ہیں۔

ڈاکٹر نیر مسعود کی ترتیب سے میرؔ کا یہ فارسی دیوان پہلی مرتبہ شائع ہوا۔ یہ اس ترتیب کی اہمیّت کا کافی ثبوت ہے۔ ''نقوش'' کے مدیر محمد طفیل نے آخر میں ''اعتراف'' کیا ہے کہ ڈاکٹر نیر مسعود کا مخطوطہ پڑھ کر'' دیوانِ فارسی میرؔ'' کا ترتیب دینا قارئینِ میرؔ پر احسان ہے۔

۱۸۔ خطوطِ مشاہیر بنامِ سیّد مسعود حسن رضوی ادیبؔ :

اس کتاب کی واحد اشاعت ۱۹۸۵ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ سے ہوئی: ضخامت ۴۹۲ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م، مجلّد۔ اس مجموعے میں ۱۲۸ مشاہیر کے ۳۴۰ خطوط شامل میں ہیں۔

شروع میں مرتّب نے مسعود حسن رضوی ادیب کے حالات ''مکتوب الیہ'' کے عنوان سے لکھے ہیں۔ اس کے بعد تین صفحوں میں ''خطوطِ مشاہیر'' کے عنوان سے ان خطوط سے متعلق تشریحی مباحث قلم بند کیے ہیں۔ اس میں اُنھوں نے واضح کیا ہے کہ ادیبؔ صرف دو شخصیات: بیخودؔ موہانی اور یگانہؔ چنگیزی کے خطوط محفوظ رکھتے تھے، بقیہ خطوط محفوظ رکھنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے، اس لیے بیش تر خطوط ضائع ہو گئے۔

باقی بچ رہنے والے خطوط میں سے منتخب خطوط اس مجموعے میں شامل کیے گئے ہیں۔
اس مجموعے کی خاص بات یہ ہے کہ موقع بموقع مکتوب نگاروں اور مکتوب الیہ کی دستی تحریروں کے عکس بھی شامل کیے گئے ہیں۔ مرتب نے مختصر مگر ضروری حواشی لکھنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ کتاب کی کتابت دیدہ زیب ہے۔

۱۹۔ انتخابِ بستانِ حکمت :

یہ کتاب ابھی تک صرف ایک بار ۱۹۸۸ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے؛ ضخامت ۱۰۴ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م، غیر مجلّد۔ کتاب کے شروع میں مرتب کا ''مقدمہ'' ہے جس میں اُنھوں نے مصنفِ کتاب گویا کے مختصر حالات اور ''بستانِ حکمت'' کے متعلق ضروری باتیں اختصار سے بیان کی ہیں۔
کتاب میں شامل حکایتوں کے عنوان مرتب نے خود قائم کیے ہیں۔ اس کتاب کی دوسری اشاعت اظہار سنز، اُردو بازار، لاہور سے ہو رہی ہے۔
معروف نثر نگار اور شاعر نواب فقیر محمد خاں گویا ملیح آبادی (جوش ملیح آبادی کے دادا) کی مایۂ ناز تالیف ''بستانِ حکمت'' ہے جو حسین واعظ کاشفی کی فارسی کتاب ''انوارِ سہیلی'' کا آزاد ترجمہ ہے۔ زبان و بیان کی ندرت اور مضامین کی رنگا رنگی کے باعث یہ کتاب رنگِ لکھنؤ کی نمائندہ نثری کتابوں میں شامل ہے۔ اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ڈاکٹر نیر مسعود نے اس میں شامل حکایتوں کا انتخاب اس کتاب میں مرتب کیا ہے۔

۲۰۔ بزمِ انیس (انتخابِ مراثیِ انیس)

پیکجز لمیٹڈ، لاہور کے زیرِ اہتمام انیس کے بارہ مرثیوں کا یہ مجموعہ ۱۹۹۰ء میں منظرِ عام پر آیا؛ ضخامت ۴۴+۵۳۳ صفحات؛ سائز ۲۴×۱۸ س م، مجلّد۔ مشمولات یہ ہیں:
۱۔ مقدمہ از مرتب، ۲۔ میر ببر علی انیس (سوانح، مشتمل بر: (ا) حالات۔ (ب) ''انیس'': زندگی نامہ [توقیت]۔ (ج)۔ ''حواشی'')، ۳۔ فہرست مراثی، ۴۔ شرفِ انتساب، ۵۔ اظہارِ تشکر از افتخار عارف، ۵۔ انتخابِ مراثی۔ مرتب نے کتاب کا انتساب ''راجہ صاحب محمود آباد محمد امیر احمد خاں مرحوم و مغفور کے نام''

کیا ہے۔ اپنے مقدمے میں مرتّب نے واضح کیا ہے کہ منتخب مراثی کی ترتیب وصحت متن مراثیِ انیس کے مطبوعہ مجموعوں کے علاوہ ''اُن مخطوطوں اور دستاویزوں سے بھی کام لیا گیا ہے جو انیس کے فرزند میر خورشید علی نفیس کے نواسے میر علی محمد عارف کے خاندان میں موجود ہیں اور جن میں سے بعض خود انیس کے ہاتھ کے مسودے معلوم ہوتے ہیں''۔ مرتّب نے کتاب میں شامل مرثیوں کی تعداد چودہ بتائی ہے، جب کہ کتاب میں کُل بارہ مرثیے شامل ہیں۔

''اظہارِ تشکر'' میں افتخار عارف نے یہ مجموعہ ترتیب دینے پر مرتّب کا، اس کی پروف خوانی کے لیے کشور ناہید کا، ایما اور مالی تعاون کے لیے آصف علی کا اور طباعت کے لیے فیصل امام کا شکریہ ادا کیا ہے۔

۲۱۔ صدرنگِ سخن (میر کا منتخب فارسی کلام مع ترجمہ):

اس کی اشاعت علاحدہ کتابی صورت میں نہیں ہوئی، بل کہ انتخابِ کلام کا یہ سلسلہ قسط وار سہ ماہی ''اُردو ادب''، نئی دہلی میں ۲۰۰۳ء میں شائع ہوتا رہا۔ اس میں اشعار کا انتخاب ڈاکٹر نیر مسعود کا کیا ہوا ہے، جب کہ اس کا اُردو ترجمہ شریف حسین قاسمی نے کیا تھا۔

۲۲۔ شفاء الدولہ کی سرگذشت :

یہ کتاب بھی ایک ہی بار ۲۰۰۴ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ سے شائع ہوئی؛ ضخامت ۱۳۲ صفحات؛ سائز ۲۲×۱۴ س م۔ یہ اصل میں قدیم لکھنؤ کی ایک اہم شخصیت شفاء الدولہ حکیم سیّد افضل علی کی منظوم خود نوشت ہے۔ اس خودنوشت کا نام ''مثنوی قصہ عبرت مزیلِ وحشت'' ہے۔

مرتّب نے دیباچے میں واضح کیا ہے کہ اس مثنوی کا قلمی نسخہ کتب خانۂ مسعود حسن رضوی ادیب میں محفوظ ہے جس سے اُنھوں نے نے یہ متن تیار کیا ہے۔ یہ مثنوی ۱۸۵۷ء میں مکمل ہوئی۔ دیباچے کے بعد ''حکیم شفاء الدولہ'' کے نام سے صاحبِ مثنوی کے تحقیقی حالات اور تصانیف کی تفصیل بیان کی ہے۔ اس کے بعد قصے کی نثری ترجمانی بھی مرتّب کے قلم سے ہے۔ متن کے بعد مرتّب کے قلم سے حواشی، ''۴۲ ماخذوں کی فہرست'' اور اشاریۂ متنِ مثنوی ہے۔

اس سے قبل ڈاکٹر نیر مسعود نے اس مثنوی کا متن، حواشی، مآخذ اور اشاریہ۔ سہ ماہی ''اُردو'' کے جنوری تا مارچ ۱۹۹۰ء کے شمارے (ص ۵ تا ۹۴) میں شائع کرایا تھا۔

۲۳۔ بچوں کی باتیں :

سیّد مسعود حسن رضوی ادیب کی یہ تحریریں ڈاکٹر نیر مسعود نے ترتیب دے کر ۲۰۰۴ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ سے شائع کرائیں۔

۲۴۔ حرفِ سودا :

مرزا محمد رفیع سوداؔ کے فارسی کلام کا یہ انتخاب بھی علاحدہ کتابی صورت میں شائع نہیں ہوا، بل کہ قسط وار سہ ماہی ''اُردو اَدب''، نئی دہلی میں کے دو شماروں میں بہ تفصیل ذیل شائع ہوا:

۱۔ کتاب ۳۲۸: اپریل تا جون ۲۰۰۵ء (پہلی قسط)، ۲۔ کتاب ۳۲۹: جولائی تا ستمبر ۲۰۰۵ء (دوسری اور آخری قسط) اس میں بھی اشعار کا انتخاب ڈاکٹر نیر مسعود کا کیا ہوا ہے، جب کہ اس کا اُردو ترجمہ شریف حسین قاسمی نے کیا تھا۔

۲۵۔ مرزا غالبؔ کے فارسی کلام کا یہ انتخاب بھی سہ ماہی ''اُردو اَدب''، نئی دہلی میں شائع ہوا۔ اس میں بھی اشعار کا انتخاب ڈاکٹر نیر مسعود اور اُن اشعار کا اُردو ترجمہ شریف حسین قاسمی نے کیا۔

(ج) تراجم

۲۶۔ ترجمہ حکیم نباتات (سرگذشتِ موسیٰ ژوران، ترکی) :

یہ ترجمہ ایک ہی بار ادارۂ فروغِ اُردو، لکھنؤ سے ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر نیر مسعود کی ابتدائی کتابوں میں یہ دوسری تالیف ہے۔

۲۷۔ کافکا کے افسانے (انتخاب و ترجمہ) :

فرانز کافکا کے تراجم پر مشتمل یہ کتاب پہلی بار ۱۹۷۸ء میں نیر مسعود کے اپنے ادارے ''ادبستان، لکھنؤ'' سے شائع ہوئی؛ ضخامت ۹۶ صفحات؛ سائز ۱۸×۱۲ س م، مجلّد مع گرد پوش۔ دوسری بار یہ مجموعہ ۲۰۰۹ء میں ''آج کی کتابیں''، کراچی کے اہتمام سے شائع ہوا؛ ضخامت ۸۰ صفحات، سائز ۲۲×۱۴ س م، غیر مجلّد۔ اس مجموعے میں کافکا کے بیس افسانے اور افسانچے شامل ہیں۔ مجموعے کے مشمولات کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

کافکا (تعارف)، از نیر مسعود، تراجم: ۱۔ شکاری گریکس، ۲۔ گیلری میں، ۳۔ ایک قدیم مخطوطہ، ۴۔ پاس سے گذرنے والے، ۵۔ خانہ دار کی پریشانیاں، ۶۔ بے خیالی میں کھڑکی سے دیکھنا، ۷۔ حویلی کے پھاٹک پر

دستک، ۸۔ پل، ۹۔ بالٹی سوار، ۱۰۔ ایک عام خلفشار، ۱۱۔ ایک چھوٹی سے کہانی، ۱۲۔ دوغلا، ۱۳۔ لباس، ۱۴۔ قصبے کا ڈاکٹر، ۱۵۔ درخت، ۱۶۔ نیا وکیل، ۱۷۔ اگلا گاؤں، ۱۸۔ گیدڑ اور عرب، ۱۹۔ ریڈ انڈین ہونے کی خواہش، ۲۰۔ فیصلہ۔

۲۸۔ ایرانی کہانیاں (انتخاب وترجمہ) :

کتابی صورت میں اس افسانوی مجموعے کی ایک ہی اشاعت منظرِ عام پر آئی ہے۔ یہ ۲۰۰۲ء میں "آج کی کتابیں"، کراچی کے اہتمام سے شائع ہوئی: ضخامت ۱۳۶ صفحات: سائز ۲۲×۱۴ س م، غیر مجلّد۔

مشمولات کی تفصیل یہ ہے:

کہانیاں/افسانے: ۱۔ خواب (اسماعیل فصیح)، ۲۔ ولادت (اسماعیل فصیح)، ۳۔ بارش اور آنسو (بابا مقدم)، ۴۔ پنجرے (بابا مقدم)، ۵۔ مردہ سانپ (بابا مقدم)، کنکریٹ کے انباروں کے اُدھر (جمال میر صادقی)، ۷۔ ہوا کی ہوک (جمال میر صادقی)، ۸۔ بہائے عشق (شین پرتو)، ۹۔ فرانسیسی قیدی (صادق ہدایت)، ۱۰۔ بھکاری (غلام حسین ساعدی)، ۱۱۔ روضے والی (غلام حسین ساعدی)، ۱۲۔ چم چِجّڑ (فریدون تنکابنی)، ۱۳۔ بلّی کا خون (فریدہ رازی)، ۱۴۔ آقائے ماضی کے عجائب خواب (محسن دامادی)، ۱۵۔ مرگ (منوچہر خسروشاہی)۔ فارسی کہانی: ایک مختصر تعارف: از مترجم۔

(د) بچوں کا اَدب

۲۹۔ بچوں کی باتیں :

اس کتاب میں ڈاکٹر نیر مسعود نے اپنے والد سیّد مسعود حسن رضوی ادیب کی کہانیوں کا وہ مجموعہ مرتب کیا ہے جو اُنھوں نے بچوں کے لیے تحریر کی تھیں۔ یہ کتاب ایک ہی بار ۲۰۰۴ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی، لکھنؤ سے شائع ہوئی۔

متفرقات

۳۰۔ بچوں کی کہانیاں :

ڈاکٹر نیر مسعود کے خاکوں کے مجموعے "ادبستان" کے پس ورق پر نیر مسعود کی زیرِ طبع کتابوں کی فہرست درج ہے جس میں "بچوں کی کہانیاں" نام کی کتاب بھی شامل ہے۔

۱۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے اپنے مضمون ''نیر مسعود: اُردو اَدب کی ایک معتبر شخصیت'' (مشمولہ: ''پروفیسر نیر مسعود؛ ادیب اور دانش ور''؛ نئی دہلی، ۲۰۱۱ء؛ ص ۹) میں دو کتابوں: ''سخنِ اشرف'' اور ''دیوان واجد علی شاہ اختر'' کا ذکر نیرّ مسعود صاحب کی کتابوں کے طور پر کیا ہے۔ یہ دونوں ایک ہی کتاب کے نام ہیں اور معلوم ہوتا ہے ان میں سے کوئی کتاب نیر مسعود صاحب نے مرتب نہیں کیں۔ وہ اپنے ایک مضمون ''واجد علی شاہ اختر'' (مشمولہ: ''منتخب مضامین''، ص ۵۶) میں لکھتے ہیں کہ لکھنؤ کی امیر الدولہ پبلک لائبریری'' اپنے ذخیرے سے واجد علی شاہ کے دیوانِ دوم ''سخنِ اشرف'' کا (مطبوعہ مطبع سلطانی، لکھنؤ) کا عکسی ایڈیشن'' شائع کر رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر نیر مسعود نے اس کا دیباچہ یا مقدمہ لکھا ہوگا اور غلطی سے سمجھ لیا گیا ہوگا کہ اُنھوں نے دیوانِ اختر مرتب کیا ہے۔

۲۔ دیوانِ غالب جیبی: نیر مسعود صاحب نے ''احتشام حسین'' پر اپنے خاکے (مشمولہ: ''ادبستان'') میں بتایا ہے کہ بطور ناشر اُنھوں نے ''دیوانِ غالب'' (جیبی) شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ ''ادبستان'' کے نام سے اُن کا اپنا ذاتی اشاعت گھر اپنی رہائش گاہ کے پتے دین دیال روڈ، لکھنؤ میں واقع ہے، جس کی تمام مطبوعات خود نیر مسعود صاحب کی زیرِ نگرانی چھپی اور شائع ہوئی ہیں۔

نیرّ مسعود کے افسانوں کے تراجم

ڈاکٹر نیرّ مسعود ایک اہم اور کام یاب محقق کے ساتھ ایک منفرد اور کام یاب افسانہ نویس بھی ہیں۔ اُن کی تحقیقی تحریریں اپنے اپنے موضوع پر حرفِ آخر ہیں، لیکن اُن کی کسی تحقیقی تحریر کا کسی بھی غیر اُردو زبان میں ابھی تک کوئی ترجمہ منظرِ عام پر نہیں آسکا، البتہ اُن کے افسانوں کے متعدد تراجم انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ تمام تراجم کتابی صورت میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Annual of Urdu Studies; Wisconin, USA; Vol. 12: 1997

" Special Feature: The short stories of Naiyaer Masud"

edited by: Muhammad Umar Memon

اُردو کے اس مشہور مجلّے کا یہ بارھواں شمارہ مکمل طور پر نیرّ مسعود سے متعلق انگریزی تحریروں اور نیرّ مسعود

کے افسانوں کے انگریزی تراجم پر مشتمل ہے۔اس کے مشمولات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1). Naiyer Masud: A Prefatory Note: by Muhammad umar memon (Short Stories)

2). Essence of Comhor: trn. by Moazzam Sheikh and Elizabeth Bell.

3). Sheesha Ghat: trn. by Moazzam Sheikh and Elizbeth Bell.

). Obscure Domains of Fear and Desire: trn. by umar memonJavaid Elazi & Muhammad

5). The Color of Nothingness: trn. by Muhammad Umar Memon.

6). Interregnum: trn. by Muhammad Umar Memon.

7). Ba'i's Mourners: trn. by Muhammad Umar Memon.

8). Lamentation: trn. by Muhammad Umar Memon.

9). Sultan Muzaffar's imperial Chronicler: trn. by Aditya Behl

10). The Myna from Peacock Garden: trn. by Sagaree Sengupta

11). Remains of the Ray Family: trn. by Aditya Behl

12). Nosh Daru: trn. by Shantanee Phukan

13). Ganjefa:

14). Glossary & Notes:

15). Appendix:

16). A Converstation with Naiyer Masud: Asif Farrukhi: trn. by Muhammad Umar Memon.

17). The Uneontected Master: An Out of Culture Experience of Naiyer Masud
Elazebeth Bell.

18). Once Below a Time: A Short Essay on Seemiya: Muhamamd Salim-ur-Rehman

19). The Fiction of Past and presnt: Zeno (Safdar Mir)

20). New Stories from an Old City: Muzaffar Ali Syed

2- Essence of Comphar

Compiled and edited by Muhamamd Umar Memon; Deli, 1998;187pp.

3- Snake Catcher: Stories:

Translated from the Urdu by Muhamamd Umar Memon; (1) 2006; (2) New Delhi, Penguine Books, 2006. 14x246pp. USA, Interlink Books,

نیر مسعود کی کہانیوں کا یہ دوسرا مجموعہ ہے جو کتابی صورت میں منظرِ عام پر آیا۔ اس مجموعے میں نیر مسعود کے
گیارہ افسانوں کے انگریزی تراجم شامل ہیں جو محمد عمر میمن نے کیے ہیں۔ ان میں سے دو کہانیاں اس سے
پہلے محمد عمر میمن کے رسالے Annual of Urdu Studies کے بارھویں خاص شمارے میں شائع ہوئی تھیں۔ اس مجموعے کے مشمولات درج ذیل ہیں:

1). Introduction (by the translator)

2). Obscure Domains of Fear and Desire

3). The Women in Black 4). Snake Cather

5). Resting Place 6). Ganjefa 7). Weather Vane.

8). Custody 9). Epistle 10). Lamentation 11). Allama nad Son 12). Teh Big Garbage Dump

13). Sources and Acknowledgments

14- Kamferin Tuoksu

اس عنوان سے نیر مسعود کی کہانیوں کا فرانسیسی ترجمہ بھی شائع ہوا۔ ڈاکٹر خلیق انجم کا بیان ہے کہ مریم ابوذہاب نے نیر مسعود کی سات کہانیوں کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا جو پیرس سے شائع ہوا[''پروفیسر نیر مسعود: ادیب اور دانش ور''، ص ۱۰]۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسی ترجمہ کا ذکر ہے۔

کہانیوں کے انتخاب اور کہانیوں پر تخلیقی مباحث کا حامل

کتابی سلسلہ

کہانی گھر

مشاورتی بورڈ:

افضل احسن رندھاوا

پروین ملک

وجاہت مسعود

محمد عاصم بٹ

ادارتی بورڈ:

ڈاکٹر ضیاء الحسن

محمد عامر رانا

سلیم سہیل

ترتیب : زاہد حسن

تزئین : غلام مصطفیٰ

دوسری کتاب : جنوری، فروری، مارچ 2012

قیمت : -/150

سالانہ : -/600

رابطہ

708 گرین پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن نزد این بلاک سبزہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور

فون: 0321-8893035 ای میل: kahanighar_zahid@yahoo.com